رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ — فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۶/۱۱ — ۱۵ امان ۱۳۳۶ ہش — ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء — نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر یارنگ آج شہر کراچی پہنچ رہے ہیں

نئی دہلی جانے سے پہلے وہ ایک ہفتہ کراچی میں قیام کریں گے

کراچی ۱۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر یارنگ آج تیسرے پہر کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ کراچی میں ایک ہفتہ قیام کر کے کشمیر کے متعلق ہندوستانی زعماء سے بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی جائیں گے۔ کراچی میں حکومت پاکستان سے ان کی جو بات چیت ہونی ہے اس میں پاکستان کی نمائندگی وزیراعظم جناب حسین شہید سہروردی خود کریں گے۔ مسٹر یارنگ سلامتی کونسل کی حالیہ قرارداد کے مطابق یہاں آ رہے ہیں۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے گفتگو کر کے جائزہ لیں کہ کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ اس بات کا خیال رکھیں گے۔ کہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے کشمیر کی سابقہ قراردادوں کے دائرے میں بات چیت ہو۔ انہوں نے اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ کو سلامتی کونسل میں رپورٹ پیش کرنی ہے۔ اِدھر کراچی میں تمام سیاسی پارٹیوں نے آئندہ اتوار کو "یوم کشمیر" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس روز شہر میں ایک جلوس نکالا جائے گا۔ نیز مسٹر یارنگ کو ایک یادداشت بھی بھیجی جائے گی۔

شاہ سعود نے بغداد آنے کے متعلق شاہ فیصل کی دعوت منظور کر لی

عراق کے دار الحکومت میں شاہ سعود کا یہ پہلا دورہ ہو گا

بغداد ۱۴ مارچ۔ شاہ فیصل نے شاہ سعود کو بغداد آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مئی کے شروع میں بغداد جائیں گے۔ عراق کے دار الحکومت میں شاہ سعود کا یہ پہلا دورہ ہو گا۔ سیاسی حلقوں میں شاہ سعود کے دورہ بغداد کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

بغداد ۱۴ مارچ۔ عراق کے وزیراعظم نوری السعید نے کل سینیٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا عراق غزہ کے سوال پر مصر کے مطالبہ کی مکمل حمایت کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا میری نگاہ میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال ابھی تک خطرناک ہے۔

اردن اور برطانیہ کے معاہدے کی تنسیخ

عمان ۱۴ مارچ۔ وزیراعظم اردن مسٹر سلیمان نبلوسی نے کل یہاں اردن اور برطانیہ کے درمیان ۱۹۴۸ء کے معاہدے کی باقاعدہ تنسیخ کا اعلان کیا۔

ملک نون کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۴ مارچ۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون آج سہ پہر بذریعہ طیارہ لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔

برطانوی ارکان پارلیمنٹ جموں میں

جموں ۱۴ مارچ۔ دو برطانوی ارکان پارلیمنٹ مسٹر بینٹ اور مسٹر ٹامس کل جموں میں پہنچے۔ وہ بخشی غلام محمد سے ملاقات کے بعد سرینگر جائیں گے۔

رکن سازی کی میعاد میں توسیع

لاہور ۱۴ مارچ۔ پاکستان ری پبلکن پارٹی کے سیکرٹری سید عابد حسین نے پارٹی کی رکن سازی کی میعاد ۳۱ مئی تک بڑھا دی ہے۔ سابقہ اعلان کے مطابق یہ میعاد ۱۵ مارچ کو ختم ہونے والی تھی۔ پارٹی کے ایک پریس نوٹ کے مطابق اب تک چار آنہ مالیت کے بارہ لاکھ ۳۰ ہزار فارم رکنیت جاری کئے جا چکے ہیں۔

لجنات اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت بھجوایا جایا کرے۔ اور وہ اپنی رائے لکھ کر بھیجا کریں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کے وقت ان آراء کو بھی مد نظر رکھ لیا کریں گے۔

مشاورت کے اس فیصلہ کی تعمیل میں رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء بھجوا دیا گیا ہے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی آراء تحریری طور پر خواہ بذریعہ ڈاک مجھے بھجوا دیں یا اپنی جماعت کے نمائندہ کے ذریعہ ۲۱ مارچ تک خاکسار کو پہنچا دیں۔ سیکرٹری مجلس مشاورت

مغربی جرمنی میں ایٹمی بجلی گھر

بون (مغربی جرمنی) ۱۴ مارچ۔ مغربی جرمنی کے ایٹمی کمیشن نے امید ظاہر کی ہے کہ ۱۹۶۵ء تک ملک میں ایٹمی طاقت سے چلنے والے تین بجلی گھر کام کرنے لگیں گے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک لاکھ کیلو واٹ بجلی پیدا ہو گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے، ایل ایل-بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ رمارچ ۱۹۵۶ء

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا

(۲)

سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۱۴ رمارچ ۱۹۵۶ء

ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۴ء میں حلفیہ بیان دے دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفہیم کرائی ہے۔ کہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔ تو اس کے متعلق تمام بحث ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ اور تمام وہ بیانات جو آپ اس تفہیم سے قبل وقتاً دیتے رہے۔ ان میں اختلاف ثابت کرنے کی کوشش کرنا دیانت کے خلاف ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بیانات آپ کی سچائی اور دیانت کا بدیہی ثبوت ہیں۔ کیونکہ اگر آپ کو جھوٹا دعویٰ ہی کرنا ہوتا۔ تو آپ پہلے روز ہی کر دیتے۔ اور تیس سال کا عرصہ اس پر نہ گزرنے دیتے۔ اگر نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہی ہیں۔ تو آخر کونسی چیز تھی۔ جو آپ کو جھوٹا دعوےٰ کرنے سے روکتی تھی۔ حالانکہ علمائے سلسلہ آپ کے کارنامے دیکھ کر آپ کو مصلح موعود ہی سمجھتے تھے۔ اس کے متعلق سامانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"حیرانی ہے کہ اس کے باوجود بھی آپ نے مریدوں کو منع نہیں کیا۔ کہ جب میرا کوئی دعویٰ مصلح موعود کا نہیں۔ تو مجھے کیوں مصلح موعود بناتے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اندرون خانہ آپ کو مصلح موعود بننے کا شوق تھا"

اگر جیسا کہ سامانوی صاحب کا خیال ہے۔ آپ کو مصلح موعود بننے کا شوق تھا۔ تو سوال ہے۔ کہ یہ شوق آپ نے تیس سال تک کیوں دبائے رکھا۔ اور یہ شوق ہونے کے باوجود اور باوجودیکہ آپ کو بعض علماء نشانوں کو دیکھ کر مصلح موعود سمجھتے تھے۔ وہ کونسی رکاوٹ تھی۔ جو دعوے کے راستہ میں حائل تھی۔ سوا اس کے کہ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے۔ اور جس کا حوالہ سامانوی صاحب نے دیا ہے۔

"میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ میں مصلح موعود ہوں۔ کیونکہ خدا نے اسکی مجھے خبر نہیں دی" (الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

آپ میں وہ نشانات علماء کو نظر آ رہے تھے۔ جو مصلح موعود کے بتائے گئے ہیں۔ اس لئے وہ آپ کو ایسا سمجھتے تھے۔ اور آپ خود بھی وہ نشانات دیکھتے تھے۔ لیکن آپ اس لئے ٹالتے رہے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تصدیق چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ معاملہ آپ کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے آپ اس میں کمال احتیاط برتنی چاہتے تھے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے۔

"صاف ظاہر ہے۔ کہ جب پیشگوئی ظہور میں آ جائے۔ اور اپنے ظہور سے اپنے معنی آپ کھول دے۔ اور ان معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے سامنے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو۔ کہ وہی سچے ہیں۔ تو پھر ان میں نکتہ چینی ایمانداری نہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۸۷)

ان علماء کے لئے جو آپ کے کارناموں سے مصلح موعود کی پیشگوئی کا آپ پر اطلاق کر رہے تھے۔ اس اصول کے مطابق کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی رائے کا صاف صاف اظہار کریں۔ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ایسا ہی محسوس کرتے تھے۔ اگر آپ کو مصلح موعود بننے کا شوق ہوتا۔ جیسا کہ سامانوی صاحب کا خیال ہے۔ تو ان بنیادوں پر سہارا لیکر دعوے بھی کر سکتے تھے۔ مگر اسی کو ٹالتے رہے۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی۔ کہ آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

ایسی صورت میں اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے۔ کہ آپ نے علماء کو منع نہ کیا۔ جب نشانات کھلے کھلے آپ بھی محسوس کر رہے تھے۔ اور صرف ایسی احتیاط کے پیش نظر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہو۔ آپ دعوے نہیں کر رہے تھے۔ تو آپ علماء کو کیوں روک سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے فرمایا:۔

"بعض دشمنوں کی طرف سے ابھی یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی میرے متعلق نہیں۔ اور کہ میں خود اس کے اپنے متعلق ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ کہ میں اس کے اپنے متعلق ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ میں جس بات کا انکار کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی کو کسی مامور کے متعلق سمجھا جائے یا یہ سمجھا جائے۔ کہ جس کے متعلق یہ ہے۔ اس کے لئے الہاماً ایسا دعویٰ کرنا لازمی ہے" (الفضل ۱۲ رجنوری ۱۹۳۵ء)

اس حوالے کے آخری الفاظ کو ہی بنیاد بنا کر سامانوی صاحب نے اعتراض کیا ہے۔ کہ آپ نے تضاد بیانی کی ہے۔ کیونکہ آپ پہلے کہہ چکے تھے۔ کہ

"میں ابھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں مصلح موعود ہوں۔ کیونکہ خدا نے اسکی مجھے خبر نہیں دی۔ اگر خبر دی گئی۔ تو کسی سوال کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں خود دعویٰ کر دوں گا"

حالانکہ ان دونوں باتوں میں فکر و غور کرنے والے کے لئے کوئی تضاد نہیں ہے۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں جو کچھ کہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مصلح موعود کی پہچان کے لئے وہ نشانات پورے ہونا کافی ہیں۔ جو پیشگوئی میں اس کے لئے بتائے گئے ہیں۔ اس لئے اگر علماء ان نشانات کو میری ذات میں دیکھتے ہیں۔ اور مجھے مصلح موعود سمجھتے ہیں۔ تو انہیں کسی دعوے کی روک نہیں ہے۔ وہ نشانات ظاہر ہیں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ اگرچہ عقلاً میں بھی یہ محسوس کرتا ہوں۔ لیکن چونکہ یہ میری ذات کے متعلق ہے۔ میں احتیاطاً اللہ تعالےٰ کی طرف سے اشارہ چاہتا ہوں۔ جب مجھے خبر دی گئی۔ تو کسی سوال کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں خود دعویٰ کر دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ۱۹۴۴ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ نے ۱۹۳۷ء میں فرمایا۔ کہ "میرے نزدیک جس حد تک میں نے اس پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی نوے فی صدی باتیں میرے زمانہ خلافت کے متعلق ہیں" یعنی آپ کو نشانات کے لحاظ سے تو یقین تھا۔ کہ آپ مصلح موعود ہیں۔ اور دوسرے علماء کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ لیکن آپ کے لئے یہ کافی نہ تھا۔ آپ الہٰی اشارہ کے بغیر اس کی پوری تصدیق نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یہ شرط آپ نے احتیاطاً صرف اپنی ذات تک محدود رکھی تھی۔ اس لئے آپ دوسروں کو اس شرط کا کیوں پابند کرتے۔ اور ان کو کیوں منع کرتے۔ جبکہ وہ جانتے تھے۔ کہ پیشگوئی کی شرائط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصول کے مطابق وہ اس کے مجاز تھے۔

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اڑتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ امان ۱۳۳۶ھش مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اسماء دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

عہدیداران خدام الاحمدیہ اور خدمت دین

جہاں خدمت دین کے یہ بابرکت ایام صدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں۔ وہاں بحیثیت عہدیدار خدمتِ دین کی توفیق بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اس لئے ایسے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنے کے لئے پورے انہماک سے خدمت بجا لائیں۔

لہٰذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خدام الاحمدیہ کے آمد کے بجٹ کو بہت اوپر لے جائیں۔ تا خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو کما حقہٗ اور آسانی کے ساتھ چلایا جا سکے۔ اور یہ نتیجہ محض جملہ عہدیداروں کی مجموعی کوشش سے ہی برآمد ہو سکتا ہے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

منافقین کے ایک اعتراض کا ذکر

کشمیر کے متعلق دوستوں کو خاص طور پر دعاؤں سے کام لینا چاہیئے

یہ نہ سمجھو کہ ہم کمزور ہیں خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں (المصلح الموعود)

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

قسط نمبر ۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ میں "سیر روحانی" کے اہم موضوع پر تقریر فرمانے سے قبل جن متفرق امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی ان کی پہلی قسط الفضل ۱۲ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب دوسری قسط ذیل میں صیغہ زود نویسی کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

فرمایا:۔

اس کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ منافقوں کی طرف سے جو حملے کئے گئے ہیں اور

جو جھوٹ بولے گئے ہیں

ان میں سے ایک بات ایسی تھی۔ جو سچی تھی۔ میں آج اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی آدمی ان کا دفتروں میں موجود ہے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ جماعت میں بے انتہا بیزاری پیدا ہو رہی ہے۔ یہ تو غلط ہے وہ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کا اگر کوئی آدمی یہاں ہو تو دیکھ کر شرمندہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کوئی آدمی ہے جو دفتروں میں رہنے والا بھی ہے۔ کیونکہ

ایک سچی بات

ان کو پتہ لگ گئی۔ اور وہ یہ کہ "نوائے پاکستان" میں میرے متعلق چھپا تھا۔ کہ خزانہ سے ان کے نام بڑا اوور ڈرا ہوا ہوا ہے۔ یہ بات ٹھیک تھی۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ جب میں بیمار ہوا۔ اور باہر گیا۔ تو اپنی زمینوں کا انتظام وغیرہ کرنے کے لئے چونکہ کئی ہزار روپیہ ماہوار تو وہاں کے مینیجروں اور عملہ وغیرہ کی تنخواہ ہوتی ہے۔ میں اپنے پیچھے اپنے داماد ناصر سیال کو انتظام کے لئے مقرر کر گیا۔ وہ بچہ اور ناتجربہ کار تھا۔ اس نے غلطی کی وجہ سے بجٹ کو اپنے قابو میں نہ رکھا۔ اور خرچ بڑھتا گیا۔ میں احتیاطاً خزانہ کے افسر کو کہہ گیا تھا کہ مہربانی کر کے اس کو اوور ڈرا کر دیں۔ اگر ضرورت پیش آئے اور یہ

بنکوں کا قاعدہ ہے

جو پرانے گاہک ہوتے ہیں۔ ان کو اوور ڈرا کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ سرکاری بنک بھی ہمیں اوور ڈرا کر دیتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے منظور کر لی۔ اور ان کو رقم دیتے گئے۔ سو یہ بات ٹھیک تھی کہ اوور ڈرا میرے نام پر تھا۔ کیونکہ میں ہی اس کا ذمہ دار تھا ناصر سیال میری طرف سے منتظم تھا۔ لیکن اصل ذمہ دار تو میں ہی تھا پس وہ اوور ڈرا ہوا ہوا تھا۔ میں اس وقت چپ کر کے بیٹھا رہا۔ کہ پہلے یہ قرضہ ادا ہو جائے پھر کچھ کہوں گا۔ چنانچہ جلسہ سے پہلے وہ ساری رقم ادا کرنے کے بعد میں نے امانت کے افسر سے یہ تحریر لے لی ہے۔ کہ ایک ایک پیسہ ادا ہو چکا ہے۔ اور اب کوئی رقم آپ کے ذمہ باقی نہیں رہی۔ اس لئے آج میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ سچا واقعہ تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

اوور ڈرا تھا۔ مگر چونکہ میں ان کا پرانا امانت دار ہوں۔ اور جب کبھی میرے ذمہ کوئی رقم ہوتی۔ میں نے بلا چون و چرا ان کو ادا کر دی ہے۔ اس لئے میری بیماری کی حالت میں اور سفر کی حالت میں انہوں نے منظور کر لیا کہ ناصر سیال کے کہنے پر وہ اوور ڈرا دے دینگے مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے جس دن میں آیا اسی دن سے میں نے اپنے بچوں کو کہنا شروع کیا۔ کہ اپنے سارے خرچ روک کر قرضہ ادا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سے پہلے

وہ سب قرض ادا ہو گیا

اور افسر صاحب امانت کی تحریر میرے پاس آ گئی۔ کہ اب ایک پیسہ بھی آپ کی امانت پر اوور ڈرا نہیں۔ ساری کی ساری واپس ہو چکی ہے۔

ایک بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں لوگوں کو ایک بڑی مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ

کشمیر کا مسئلہ

ہے۔ کشمیر کے مسئلہ میں آج تک پاکستان حیران بیٹھا ہے۔ اور پاکستانی گورنمنٹ سے بھی زیادہ حیران بیٹھے ہیں۔ یہ سب کو نظر آ رہا ہے۔ کہ جب تک کشمیر نہ ملا پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی

سب کو نظر آ رہا ہے

کہ کرنا کرانا کسی نے کچھ نہیں سب حیران ہیں۔ پاکستان کی نظر امریکہ پر ہے۔ اور امریکہ کی نظر روس پر ہے۔ کہ اگر کسی وقت پاکستان نے ادھر ہلچل کی تو روس اپنی فوجیں افغانستان میں داخل کر دے گا یا گلگت میں داخل کر دے گا۔ اس حیرت میں پاکستانی گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی

میں اپنی جماعت کو ایک تو یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آج جب دعائیں ہونگی۔ تو کشمیر کے متعلق بھی دعائیں کریں۔ دوسرے میں ان کو یہ تسلی بھی دلانا چاہتا ہوں کہ

اللہ تعالےٰ کے سامان نرالے ہوتے ہیں

میں جب پارٹیشن کے بعد آیا تھا۔ تو اس وقت بھی میں نے تقریروں میں اس طرف اشارہ کیا تھا۔ مگر گورنمنٹ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب نظر آ رہا ہے۔ کہ وہی باتیں جن کو میں نے ظاہر کیا تھا وہ پوری ہو رہی ہیں یعنے پاکستان کو جنوب اور مشرق کی طرف سے خطرہ ہے۔ لیکن ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور وہ خطرہ ایسا ہوگا۔ کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور

روس کی ہمدردی

بھی اس سے جاتی رہے گی۔ سو دعائیں کرو اور یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے

یا ہم کمزور ہیں۔ خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے۔ اور میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تکبیر) اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا۔ کہ روس اور اس کے دوست ہندوستان سے الگ ہو جائیں گے۔ (اس تقریر کے بعد جو حالات یو این او میں پیش آئے ہیں ان سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے بہت سے دوست پاکستان کو دے دیئے ہیں۔ مرتب) اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کریگا۔ کہ امریکہ یہ محسوس کرے گا۔ کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا۔ تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔ (نعرہ تکبیر) پس مایوس نہ ہو اور

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو

اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ آخر دیکھو یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا۔ اور پھر فلسطین میں آگئے۔ مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے۔ ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائیگا (نعرہ ہائے تکبیر)

ایک بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ کل میں نے

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق

تحریک کی تھی۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کو جلدی منظم صورت میں کر دیا جائے۔ کل میں نے ریویو والوں کو کہا تھا۔ کہ وہ تیرہ سو کی بجائے ۳۳ سو چھپوانا شروع کریں۔ دو سو روپیہ کلکتہ کے ایک دوست سیٹھ محمد صدیق صاحب نے سو کاپی کے لئے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ دو ہزار انجمن لے رہی ہے۔ دو ہزار ایک سو ہو گیا۔ گیارہ سو کا میں وعدہ کرتا ہوں۔ گیارہ سو پرچہ کا دو روپے کے حساب سے بائیس سو بنتا ہے۔ سو میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اس سال میں یہ بائیس سو دے دوں گا۔ اور پھر جماعت میں تحریک کر کے کوشش کروں گا۔ کہ چھ مہینہ تک اس کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ جائے۔ مگر ریویو آف ریلیجنز کے افسروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک منیجر فروخت مقرر کریں۔ ہمارے ملکی طریق یہ ہے۔ کہ اللہ توکل پر کام ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ ہنسا کرتے تھے۔ کہ مسلمان بھی عجیب ہے۔ مسلمان کے نزدیک اللہ کا نام ہے صفر اور اس کی دلیل یہ دیا کرتے تھے۔ کہ جب کسی مسلمان سے پوچھو۔ کہ تمہارے گھر میں کیا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہیں ہے۔ تو ہمارے لوگ بھی جب کام کرتے ہیں۔ بس اللہ ہی اللہ کرتے ہیں۔ یعنی کام کوئی نہیں کرنا بس اللہ پر ہی رہنا ہے۔ یہ طریق غلط ہے۔ امریکہ سے ایک رسالہ "ریڈرز ڈائجسٹ" آتا ہے۔ تقریباً دس یا بارہ ملین یعنی سوا کروڑ چھپتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم انتظام کریں۔ تو ہمارا رسالہ نہ پھیل سکے۔ جبکہ ہم اس کے سب سٹیچیوٹ (substitutes) بھی دیں اور اپنے پاس سے رقم دیں۔ اور تھوڑی قیمت پر لوگ لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو اس کے لئے ایک بیچنے والا

منیجر ہونا چاہیئے

جو اس بات کی کوشش کرے۔ کہ چھ مہینہ کے اندر اندر پانچ ہزار تک خریداری ہو جائے۔ اور سال کے اندر اندر اس کی دس ہزار خریداری ہو جائے۔ اور پھر بڑھتی چلی جائے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو خواہش تھی۔ اس سے دگنی۔ تگنی۔ چوگنی۔ پانچ گنی۔ دس گنی۔ بیس گنی سو گنی پوری کرنے کے ہم قابل ہو جائیں۔ پس ادھر تو جماعتیں اپنی جگہوں پر جا کے

دوستوں میں تحریک

کر کے وعدہ کریں۔ کہ ہم دو روپیہ فی رسالہ کے حساب سے اتنے رسالوں کی قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ کچھ دو روپیہ کے لحاظ سے خریداروں سے وصول ہو جائے گا۔ اور کچھ باہر کے لوگوں کی طرف سے جو ان کا پیکنگ کا خرچ ہے۔ وہ وصول ہو جائے گا۔

اس موقعہ پر حضور نے اعلان فرمایا کہ

امیر جماعت کراچی

کہتے ہیں۔ کہ پانچ سو کاپی جماعت کراچی اپنے ذمہ لیتی ہے۔ یعنی ایک ہزار روپیہ گویا گیارہ سو کاپی میں نے لی تھی۔ پانچ سو انہوں نے لی۔ سولہ سو ہو گئی۔ دو ہزار انجمن نے لی۔ چھتیس سو ہو گئی۔ ایک سو پرچہ کلکتہ کے ایک دوست نے لیا۔ ۳۷ سو ہو گئی۔ محمد بشیر صاحب سہگل جو ڈھاکہ کے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ پچاس کاپیاں میں بھی لوں گا۔ اس طرح ½۳۷ سو ہو گئی۔ اب پانچ ہزار ہونے میں صرف ½۱۲ کی کمی رہ گئی ہے۔ جس کا پورا کرنا ساری جماعت کے لئے کوئی مشکل امر نہیں۔ کیونکہ اکیلے میں نے گیارہ سو پرچہ لیا ہے۔

ایک بات

میں یہ کہنی چاہتا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خلاف جب حملے ہوئے۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ منکر و مت ہو۔ میرے پاس خالد ہیں۔ جو تمہارا سر توڑیں گے۔ مگر اس وقت سوائے میرے کوئی خالد نہیں تھا۔ صرف میں ایک شخص تھا۔ چنانچہ

پرانی تاریخ نکال کر دیکھ لو

صرف میں ہی ایک شخص تھا۔ جس نے آپ کی طرف سے دفاع کیا۔ اور پیغامیوں کا مقابلہ کیا۔ اور ان سے چالیس سال گالیاں سنیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ایک شخص ان کی طرف سے دفاع کرنے والا تھا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان میں برکت دی اور ہزاروں ہزار آدمی مبائعین میں آکر شامل ہو گئے۔ جیسا کہ آج کا جلسہ ظاہر کر رہا ہے۔ مگر یہ نہ سمجھو۔ کہ اب وہ خالد نہیں ہیں اب ہماری جماعت میں اس سے زیادہ خالد موجود ہیں۔ چنانچہ شمس صاحب ہیں مولوی ابو العطاء ہیں عبد الرحمٰن صاحب خادم ہیں یہ لوگ ایسے ہیں۔ کہ ہر دشمن کا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ اور دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی قلم میں اور ان کے کلام میں

زیادہ سے زیادہ برکت

دیگا۔ یہاں تک کہ یہ اس بت خانہ کو جو پیغامیوں نے تیار کیا ہے۔ چکنا چور کر کے رکھ دیں گے۔

اب میں اپنے مضمون

سیرِ روحانی

کے ایک حصہ کو بیان کرتا ہوں۔ "سیر روحانی" کے بہت سے ٹکڑے میں بیان کر چکا ہوں۔ اب صرف تین باقی ہیں۔ ایک قرآنی باغات۔ ایک قرآنی لنگر۔ اور ایک قرآنی کتب خانے۔ یہ تین مضمون خدا چاہے ہو جائیں۔ تو پھر وہ سارا لیکچر مکمل ہو جائے گا۔ آج میں باغات کا مضمون لیتا ہوں۔

(اس کے بعد حضور نے قرآنی باغات پر تقریر فرمائی)

نتائج سے فوراً مطلع فرمائیں

ہفتہ تحریک وصیت ۱۴ مارچ کو ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اب وہ براہِ نوازش ۱۴ مارچ کے بعد بلاتوقف اپنے اپنے حلقہ جات سے اس تحریک کے نتائج کے متعلق مختصر رپورٹیں بھجوانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

لجنات اماء اللہ کی کارگذاری کے نتائج بھی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی رپورٹوں میں ہی مدغم ہو کر آجائیں۔ تو بہتر ہے۔ کیونکہ لجنات کا انتظام بھی جہاں جہاں قائم ہے۔ مقامی جماعتوں کا ہی حصہ ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی رپورٹیں علیحدہ بھجوانا پسند کریں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

مطلوبہ رپورٹوں میں جن پانچ امور کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ وہ وہی ہیں۔ جو اس تحریک کے اعلانات اور سرکلر میں بیان کر دیئے گئے تھے۔ اس لئے رپورٹوں کی تیاری میں ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ ان امور کے علاوہ کوئی اور قابل ذکر بات ہو۔ تو اسے بھی رپورٹ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ (سیکرٹری نظارت بہشتی مقبرہ)

لائبریریوں کے لئے نئی کتب

نظارت ہذا قائم شدہ لائبریریوں میں مزید نئی کتب مہیا کر رہی ہے۔ لہذا جہاں جہاں لائبریریاں قائم ہیں۔ ایسی جگہوں کے انچارج صاحبان لائبریری خود تشریف لا کر یا کسی نمائندہ کو تصدیقی چٹھی دے کر مجلس مشاورت کے موقعہ پر کتب نظارت اصلاح و ارشاد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

کلکتہ میں سیرۃ پیشوایانِ مذاہب کا عظیم الشان جلسہ مختلف مذاہب کے نمائندوں کی شرکت

اور

ہادیانِ مذاہب سے اظہارِ عقیدت

صدر جلسہ کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قرآن مجید انگریزی کی پیشکش

از مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انچارج احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے امسال مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۶ء کو پیشوایان مذاہب کے جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اور جلسہ کے انعقاد سے قریباً ایک ماہ قبل تیاری شروع کی گئی۔ اردو، بنگلہ اور انگریزی زبان میں تین ہزار پوسٹر چھپوا کر کلکتہ کے مختلف علاقہ جات میں چسپاں کئے گئے۔ پندرہ ہزار ہینڈ بل مذکورہ بالا تینوں زبانوں میں چھپوا کر اہالیان شہر میں تقسیم کئے۔ جلسہ کے اعلانات شہر کے مقامی اردو، انگریزی اور بنگلہ اخبارات میں بھی کئے گئے۔ اور اس موقع کے مناسب حال انگریزی زبان میں ایک دو ورقہ ٹریکٹ ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اس ٹریکٹ میں غیر مسلم احباب کی دس آراء درج ہیں۔ جو انہوں نے جماعت احمدیہ کی صلح کل پالیسی کے متعلق دی ہیں اور وقتاً فوقتاً اخبار اسٹیٹسمین کلکتہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اشتہارات اور لٹریچر کی اشاعت کا انتظام محترم الحاج منشی شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ کلکتہ نے سرانجام دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

مختلف مذاہب کے نمائندگان کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے محترم جناب امیر صاحب۔ محترم انوار الحق صاحب محترم محمد شہاب الدین صاحب اور خاکسار بصورت وفد گئے۔ اکثر اصحاب نے ہماری درخواست کو منظور کیا اور اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے شمولیت کا وعدہ کیا۔ مرکز سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

جلسہ کا انعقاد احمدیہ دار التبلیغ کے میدان میں کیا گیا۔ ایک خوبصورت پنڈال تیار کیا گیا۔ پنڈال کے چاروں طرف خوشنما قطعات آویزاں کئے گئے۔ جن پر ہادیان مذاہب کو خراج عقیدت پیش کیا گیا تھا نیز قرآن پاک کی اس تعلیم کا ذکر تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والے راہنما خواہ کسی ملک اور دیش میں تشریف لائے ہوں۔ سب کے سب قابل عزت ہیں۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی لڑی کے موتی ہیں۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ½ ۵ بجے شام جناب ڈاکٹر کالی داس صاحب ناگ ایم اے پی ایچ ڈی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں اس جلسے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ شرپسند طبقہ نے مذہب کا غلط استعمال کرکے یہ پراپیگنڈہ کیا ہے کہ مذہب پھوٹ اور تفرقہ کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آج کا یہ جلسہ اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ اصولی طور پر مذہب کی تعلیم ایک ہے اور آج کے جلسہ میں ہونے والی تقریر سے اس امر کا واضح اور بین ثبوت حاضرین کو ملے گا کہ "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"۔

اس افتتاحی تقریر کے بعد الحاج منشی شمس الدین صاحب امیر جماعت کلکتہ نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو مختلف احباب کی طرف سے اس سلسلہ میں آئے ہوئے تھے ان پیغامات میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ اہم پیغام بھی شامل تھا جو حضور نے امیر صاحب جماعت کلکتہ کی درخواست پر بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا۔ اسی طرح جناب لادھا کرشن صاحب وائس پریذیڈنٹ ہندوستان اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے

پیغامات کے بعد جناب صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس قسم کے جلسوں کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی اس صلح کل پالیسی کو سراہا اور فرمایا آج کا یہ اجتماع مختلف ادیان کے نمائندوں کا ہی اجتماع نہیں بلکہ ایک روحانی ساز ہے۔ جس میں سے مختلف نیک آوازیں نکل رہی ہیں۔

صدارتی ریمارکس کے بعد جناب۔ بے کے بسواس صاحب ریٹائرڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دکھ اور مصیبت کے بعد خدا پر ایمان مکمل ہوتا ہے اور اصل ایمان یہی ہے کہ دکھ اور مصیبت کے آنے پر انسان اللہ کا دامن نہ چھوڑے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ساری زندگی دکھوں کی آماجگاہ تھی۔ لیکن آپ نے اس دردبھری زندگی میں بھی یہی نمونہ ہمارے سامنے دکھا کر اللہ کا دامن کبھی بھی نہ چھوڑو۔

جناب بسواس صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے ڈاکٹر کالی داس صاحب ناگ صدر جلسہ کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی بطور تحفہ پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر چکی ہے اور جماعت کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ ہے کہ دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے جاویں۔ تاکہ وہ روحانیت جو اس کتاب کے ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی اور جس کتاب کے زریں اصولوں پر عمل کرکے عرب کے بدو بااخلاق اور باخدا انسان بن گئے۔ اس روحانیت سے وہ قومیں بھی حصہ لے سکیں جو عربی نہیں جانتیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے پورے ادب و احترام کے ساتھ قرآن مجید کا تحفہ قبول کیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں گے اور فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ اہم کتاب مجھے مطالعہ کے لئے دی

ڈاکٹر کالی داس صاحب موصوف کو چونکہ ۔ ۔ ۔ ایک اور جلسہ میں صدارت کے لئے تشریف لے جانا تھا۔ اسلئے آپ نے جناب پروفیسر ہیرالال صاحب چوپڑہ ایم اے کو اپنی جگہ صدر تجویز کیا اور اپنی ضرورت کے پیش نظر احباب سے اس اہم تقریب کو چھوڑ جانے پر معذرت کا اظہار فرمایا۔ آپ کے تشریف لے جانے پر جلسہ کی کارروائی جناب چوپڑہ صاحب کی زیر صدارت جاری رہی۔ جب پر دگرام جناب پنڈت دیز بل کے۔ دھرا نانا نصیرا کی انگریزی زبان میں تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے مہاتما بدھ کی تعلیم پر روشنی ڈالی اور پالی زبان کے شلوک پڑھ کر ان کا انگریزی ترجمہ کیا اور مہاتما بدھ کی سیرت کے بعض اہم واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر کے بعد کیپٹن بھاگ سنگھ صاحب جنرل سیکرٹری سکھ کلچرل سنٹرل کلکتہ نے حضرت گورو نانک جی کی سوانح حیات پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت باباجی کی تعلیم میں سے توحید اور باہمی پیار کی تعلیم پر خصوصیت سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب اختر ایم اے پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانے کی موجودہ حالت کے پیش نظر ایک ایسے انسان کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ جو روحانی لحاظ سے لوگوں کو مطمئن کر سکے۔ چنانچہ اس ضرورت کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آپ کو اسلام کے خادم کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے باہمی رواداری اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جو ٹھوس عملی تجاویز دنیا کے سامنے رکھیں ان کو آپ نے بیان فرمایا۔

آپ کے بعد پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب بی۔ اے ایڈیٹر آریہ سماج کی تقریر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ کوئی مذہب بھی کسی سے دشمنی اور مخالفت کی تعلیم نہیں دیتا۔

وہ لوگ جو مذہب کو افتراق کا ذریعہ بناتے ہیں وہ دراصل انہوں نے کبھی بھی اپنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا اور اگر ہم ایک دوسرے کی مذہبی کتب پڑھیں۔ تو یہ تفرقہ نہیں ہو سکتا۔ اس تقریر کے بعد جناب مسٹر اردشیر ڈین شاہ صاحب نے بزبان انگریزی حضرت زرتشت کی سوانح حیات پر تقریر کی۔ اور آپ کی زندگی کے بعض اہم واقعات بیان فرمائے

محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے حضرت کرشن کی سیرت و تعلیم پر مہابھارت اور گیتا کے حوالہ جات سے روشنی ڈالی۔

(باقی ملاحظہ)

نماز کی اہمیت

پانچ بناء اسلام میں سے نماز اہم رکن ہے قرآن کریم میں ہے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ کہ اے لوگو! نمازوں کی خوب حفاظت کرو خاص کر وہ نماز جو کاموں کے درمیان آجائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ قیامت کو پہلے نماز کے متعلق پرسش ہو گی کسی شاعر نے اسی حدیث کا ترجمہ یوں کیا ہے ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود
اوّلین پرسش نماز بود

قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے کچھ لوگوں کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے جائیں گے اور ان سے سوال کریں گے ما سلککم فی سقر کہ اے لوگو کونسی خلاف ورزی اور گناہ تمہیں جہنم کی طرف لے جانے کا موجب ہوا ہے۔ قالوا لم نک من المصلین وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور کسی نے سوال پیش کیا کہ نماز کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ایک قوم اسلام لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو اور ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرت کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل صحیح اور درست ہے"

(الحکم ۱۹۰۳ء)

قرآن کریم، حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ فرمانوں سے نماز کی اہمیت ظاہر ہے اور ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس الٰہی حکم کی تعمیل کرے اور اپنے مالک کو راضی کرے لیکن نماز روزہ کے احکام کی تعمیل میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ روحانی ترقی کے حصول کے لئے ان احکام پر سچے معنوں میں عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہارے روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو۔ کیا تم ایک لقمہ منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات پا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کسی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی ہے۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے ...... تم کو چاہئے کہ اس باغ کو بھی وقت پر خدا کی نمازیں ادا کر کے آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تاوہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے۔ اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔ یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

پھر لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کے بعد پوچھا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتائیں تو فرمایا:۔

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں"

(الحکم فروری ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:۔

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنادی ہوئی ہے"

(الحکم مئی ۱۹۰۳ء)

نظارت اصلاح وارشاد اس مختصر نوٹ کے (م) ذریعہ تمام جماعتوں کو نماز ایسے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں جائزہ لیں کہ کوئی نماز سے غفلت تو نہیں برت رہا۔ اگر ایسے غافل ہوں تو ان کو نماز پر پختہ کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں یہ تعلیم فرماتے ہیں "جو پنجگانہ نماز سے تارک ہے وہ ہماری جماعت میں سے نہیں ہے"

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کا طریق

وصیت کی منسوخی کے لئے علاوہ اور وجوہ کے ایک وجہ بقایا زائد از چھ ماہ بھی ہے چنانچہ قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک چندہ وصیت ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے سوائے اس کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ ریزولیوشن ۳۹۵ ب مورخہ ۲/۵۶ ۱۲ میں اس قاعدہ میں یہ ترمیم منظور فرمائی کہ

"اظہار ندامت پر چندہ عام لیا جا سکتا ہے"

پس مندرجہ بالا قاعدہ اور حضور کی منظور فرمودہ ترمیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ ہو چکی ہیں وہ قاعدہ مذکورہ میں حضور کی منظور فرمودہ ترمیم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔

چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھانے سے ان کو یہ سہولت ہوگی کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ ان کو وصیت بحال کرانے کی توفیق دے گا تو منسوخی وصیت کے وقت کا چندہ عام ان کی طرف سے ادا شدہ ہوگا اور وصیت کی بحالی کے لئے انہیں صرف وہی بقایا ادا کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے ان کی وصیت منسوخ ہوئی تھی۔

جن احباب کی وصایا اس وجہ سے منسوخ ہیں اور وہ بحال کرانا چاہتے ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی آمد سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے جائیں۔ اور جب ان کے پاس بقایا کے برابر رقم جمع ہو جائے تو اسے ادا کر کے وصیت کی بحالی کے لئے درخواست کر دیں۔ مگر پس انداز کردہ رقم بھی بعض اوقات دوسری ہنگامی ضروریات پر خرچ ہو جاتی ہے۔ اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بقایا کی ادائیگی کے لئے ایک معقول قسط مقرر کر کے مجلس کارپرداز سے اس ادائیگی کے لئے منظوری لے لیں اور منظوری حاصل ہونے پر رقوم بھجواتے رہیں۔ ایسی رقوم ان کے کھاتوں میں تو درج ہوتی رہیں گی لیکن وہ موصی شمار نہیں ہوں گے بلکہ غیر موصی ہی سمجھے جائیں گے جب تک ان سے بقایا کی ساری رقم وصول نہ ہو جائے جس کی وجہ سے وصیت منسوخ ہوئی تھی اور جب تک ان کی درخواست آنے پر وصیت بحال نہ ہو جائے۔

ان ہر دو تجویزوں میں سے کسی ایک کو وہ احباب بھی اختیار کر سکتے ہیں جن کی وصایا بوجہ عدم تکمیل یا کسی دوسری وجہ سے داخل دفتر ہیں۔ کیونکہ وہ بھی موصیوں میں شمار نہیں ہیں جب تک کہ ان کی وصیت مکمل ہو کر منظور نہ ہو جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز [illegible])

تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ تقریری مقابلہ

ربوہ ۷ مارچ بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ انگریزی تقریری مقابلہ گیمز کی تھیٹر میں زیر صدارت عطاء الکریم صاحب وائس پریذیڈنٹ کالج یونین منعقد ہوا۔ جس میں کالج کے سات مقررین نے تقاریر کیں۔ صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم۔اے۔ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔اے اور کنور ادریس صاحب ایم۔اے نے منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔ جج حضرات کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ذیل کے طلباء اول دوم اور سوم قرار دیئے گئے۔

سلیم الدین ناصر۔ اوّل۔ قومی ترقی اور اخلاق

راجہ محمد اسلم۔ دوم۔ فوجی معاہدات اور پاکستان

جہانگیر بخش۔ سوم۔ ہمارے تعلیمی مسائل

اسسٹنٹ سیکرٹری

خان عبدالقیوم کی طرف سے علاقائی تعصب پھیلانے والوں کی مذمت

ملک کی سالمیت اور استحکام کو تمام مفادات پر مقدم رکھا جائے

لاہور ۱۳ مارچ۔ مسلم لیگی قائد مسٹر عبدالقیوم خاں نے کل مغربی پاکستان اسمبلی میں ان سیاسی زعماء کی مذمت کی جو علاقائی تعصب پھیلا کر پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا موجب بن رہے ہیں۔ آپ نے کہا "ہم آجکل نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ ہمسایہ ملک سے ہمارے تعلقات اچھے نہیں اور مسٹر مہر چند کھنہ جیسے لوگ ہمیں فوج کشی کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اگر ان حالات میں ہم علاقائی تعصب پھیلا کر آپس کے جھگڑوں میں الجھے رہے تو ہمارے ملک کا خدا ہی حافظ ہوگا۔ ہمیں اس موقعہ پر مکمل اتحاد و اشتراک عمل کا ثبوت دینا چاہیئے"۔

مسٹر عبدالقیوم خاں نے سالانہ میزانیہ پر عام بحث کی ابتداء کرتے ہوئے رائے ظاہر کی کہ صوبہ کا غذائی مسئلہ مستقل طور پر حل کرنے کے لئے بنیادی زرعی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا "اگر ارباب اقتدار اس ایوان کی تمام جماعتوں کے زمیندار ارکان کے زیر اثر ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو انہیں کم از کم غیر مزروعہ سرکاری اراضی کاشتکاروں میں فراخ دلی سے تقسیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ بڑے زمیندار سرکاری اراضی کی تقسیم کے راستہ میں حائل ہونے کا حق نہیں رکھتے"۔

مسٹر عبدالقیوم خاں نے اپنی ڈیڑھ گھنٹے کی تقریر میں ارباب اقتدار پر کوئی سیاسی حملہ نہیں کیا۔ بلکہ نہایت محتاط لہجہ میں انہیں دوستانہ مشورہ دیا کہ وہ سرکاری حکام کی کڑی نگرانی کرکے تعمیری سکیموں کو بروقت مکمل کریں۔ آپ نے ان افواہوں کی تردید کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ

"مسٹر عبدالقیوم خاں عنقریب ڈاکٹر خانصاحب کی وزارت میں شامل ہو جائیں گے"

آپ نے ون یونٹ کے مسئلہ پر بھی لب کشائی نہیں کی البتہ یہ مطالبہ کیا کہ کراچی کو وحدت مغربی پاکستان میں بلا تاخیر شامل کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اگر چاٹگام اور چالنا کی بندرگاہیں حکومت مشرقی پاکستان کے حوالے کی جاسکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مغربی پاکستان کی واحد بندرگاہ کراچی کو انتظامی لحاظ سے حکومت مغربی پاکستان کی تحویل میں نہ دیا جائے۔

مسٹر عبدالقیوم خاں نے عام بحث کی ابتداء کرتے ہوئے سالانہ میزانیہ کو بہت حد تک مناسب قرار دیا۔ اور اس کے لئے وزیر خزانہ کو مبارکباد دی۔ آپ نے کہا کہ سال رواں کے میزانیہ اور آئندہ مالی سال کے میزانیہ کا جائزہ لینے سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت رفاہی کاموں کے لئے یا تعمیری کاموں کے لئے کوئی رقم مخصوص کرتی ہے۔ تو اسے پوری طرح خرچ نہیں کیا جاتا۔ آپ نے کہا "زیر بحث میزانیہ میں تین لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے لیکن اگر مہاجر ٹیکس کو جاری رکھا گیا تو یہ خسارہ بائیس لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائیگا۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے آخر میں ترمیم شدہ تخمینہ جات سے ثابت ہوگا۔ کہ حکومت کو بچت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ تعمیری کاموں کے لئے جو رقم مخصوص کی گئی ہیں۔ وہ خرچ نہیں ہوگی"۔

ضرورت

دواساز و پیکر

آسٹریلین دواخانہ لاہور کے لئے

ایک ماہر دواساز مرکبات قرابادینی و تجربہ کار ٹیبلٹ مشین کی ضرورت ہے۔ نیز ایک نسخہ بند پیکر کی جو ادویہ کو پیک کرکے لیبل لگانے کے کام میں مہارت رکھتا ہو۔ چست اور صفائی پسند اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قابلیت

مینیجر آسٹریلین دواخانہ آسٹریلین بلڈنگس [illegible]

نماز مترجم انگریزی میں

معہ عربی متن تعداد رکعات قیام و رکوع سجود وغیرہ تفصیل نماز جمعہ عیدین۔ نکاح۔ استخارہ۔ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ روپیہ [illegible] پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲ گولیمار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

منی آرڈر کے ذریعہ قیمت الفضل بھجوا دیا کریں

سلسلہ کتب اسلام کے متعلق

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ارشاد

"اطفال قوم کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کی نگہبانی کرنا ہمارا فرض ہے اگر ہم اس میں کوتاہی کرتے ہیں تو قومی نقصان کرتے ہیں۔ اطفال کی صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم احمدیت کے نقطہ نگاہ کے لحاظ سے ان کے لئے لٹریچر مہیا کریں تا صحیح رنگ میں ان کا دماغ نشوونما پا سکے اور بڑے ہو کر قوم کے لئے بہترین وجود ثابت ہوں۔ اس غرض کے لئے ہمارے سلسلہ کی طرف سے مختلف کتب لکھی گئی ہیں۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے بھی بچوں کے لئے سلسلہ وار کتب لکھ کر ایک عظیم کام کیا ہے جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔ یہ کتب اب مکرم ملک فضل حسین صاحب نے شائع کی ہیں۔ قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں پوری کوشش کریں کہ اطفال اس کتاب کو خریدیں اور اس کو پڑھیں۔ پھر ان کتابوں کا امتحان بھی لیں۔ والسلام"

خاکسار مرزا منور احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

قیمت سیٹ اول اسلام کی پہلی۔ دوسری اور تیسری کتاب ایک روپیہ

" " دوم۔ اسلام کی چوتھی اور پانچویں کتاب عہ

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ کتابستان۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) ڈاکٹر میجر شاہنواز خانصاحب لائلپور کے دو صاحبزادے میٹرک اور ایف ایس سی کا اور ایک صاحبزادی ایم۔ اے (فلاسفی) کا پنجاب یونیورسٹی سے امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کا ایک صاحبزادہ امریکہ میں بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔

(۲) محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سخت بیمار ہیں۔

(۳) ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب چک ۲۷ ج۔ ب ضلع لائلپور پشت پر ایک دیرینہ پھوڑا کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پیشتر ازیں دو مرتبہ اپریشن ہو چکا ہے اب تیسری مرتبہ اپریشن ہونا ہے۔

(۴) سید مبارک علی صاحب مردان پر لقوہ اور فالج کا خفیف سا حملہ ہوا تھا اب خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت آرام ہے لیکن ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی۔ نیز آپ مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہیں۔

(۵) محترمہ یوسف صاحب کی والدہ صاحبہ جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۶) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نقیر احمد صاحب چک ۷۹ شمالی سرگودھا عرصہ ڈیڑھ سال سے بخار میں مبتلا ہیں۔

(۷) لیفٹننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب چک ۹۶ گ۔ ب ضلع لائلپور پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔

(۸) مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کے ضلع سیالکوٹ جانے کی وجہ سے بعارضہ کھانسی و نزلہ بیمار ہیں۔

(۹) عبدالمومن صاحب کاٹھگڑھی ربوہ کی چھوٹی لڑکی حمیدہ المطیف کو بخار اور اسہال کی تکلیف ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔

(۱۰) ملک فخرالدین صاحب کنجاہ ضلع گجرات کی چھوٹی بہن امۃ اللطیف عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں نیز ان کے بڑے بھائی ملک عبدالرحیم صاحب بھی بیمار ہیں۔

احباب جماعت ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور مشکلات کے دور ہونے۔ اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے لڑکے برخوردار مرزا اسلم بیگ سلمہ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام نفیسہ تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان نومولودہ کی درازی عمر۔ دیندار۔ صالحہ اور خاندان کے لئے موجب راحت ہونے کی دعا فرمائیں۔

مرزا اعظم بیگ۔ افسر لنگر خانہ۔ ربوہ

فوجی اور اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کے منصوبوں کی توثیق

تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کا فیصلہ

کینبرا ۱۴ مارچ کل یہاں سیٹو کی وزارتی کونسل کا سہ روزہ اجلاس ختم ہونے کے بعد ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ کونسل نے رکن ملکوں کے فوجی اور اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کے منصوبے اتفاق رائے سے منظور کر لئے ہیں۔

کونسل نے جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں اور متوقع جارحانہ حملے کے مقابلہ کے لئے تجویز کردہ منصوبوں کی توثیق کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ کمیونسٹوں کا ایشیائی "محاذ امن" درحقیقت ایک زبردست فوجی محاذ ہے۔ کونسل میں مسلح حملوں کے مقابلے کے لئے ممبر ملکوں کی دفاعی صلاحیتوں کو برقرار رکھنے کے منصوبوں پر اتفاق کیا گیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی گئی کہ باہر سے تخریبی کاروائیوں کا پتہ چلانے اور ان کا اندازہ لگانے انہیں اجاگر کرنے اور ان کے مقابلے کے پروگراموں کو وسیع کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی رکن ملکوں کے اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کی تجاویز پر بھی عملدرآمد کیا جائے۔

کونسل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگرچہ جنوب مشرقی ایشیا میں فوری طور پر فوجی جارحانہ کاروائی کا خطرہ کم ہو گیا ہے لیکن بین الاقوامی اشتراکیت اب بھی دنیا پر تسلط جمانے کے درپے ہے اور اس طرح معاہدے کے رکن ممالک میں کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کا خطرہ باقی ہے۔

کونسل نے کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے جو اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ ان میں تحقیقاتی اداروں کا قیام کمیونسٹوں کے ہتھکنڈوں سے متعلق وسیع تر معلومات جمع کرنا اور رکن ملکوں کے عوام کا ثقافتی معیار بلند کرنے کے لئے ایک تعلیمی پروگرام کی تجاویز شامل ہیں۔

مسٹر نورالرحمٰن وزیر مملکت بن گئے

کراچی ۱۷ مارچ قومی اسمبلی میں عوامی لیگ کے ایک رکن مسٹر نورالرحمٰن نے کل مرکزی کابینہ میں وزیر مملکت کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اس سے قبل حاجی مولا بخش سومرو اور مسٹر عبدالعلیم (ری پبلکن) کو وزرائے مملکت مقرر کیا جا چکا ہے۔

ملایا کی برطانوی فوجوں میں تخفیف

کوالالمپور ۱۴ مارچ - وزیر اعلیٰ ملایا شہزادہ عبدالرحمٰن نے اعلان کیا ہے۔ برطانیہ ملایا میں مقیم اپنی فوجوں کی تعداد میں نصف کے لگ بھگ کمی کرنے پر رضامند ہو گیا ہے

کلکتہ میں سیرۃ پیشوایان مذاہب کا عظیم الشان جلسہ

(بقیہ صـ۵)

آپ کی تقریر کے بعد جناب ریورنڈ منی سین نے برہمو سماج کی تعلیم پر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے اس فن پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس تقریر کے بعد جناب مولانا غلام احمد صاحب فاضل نے افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے جو خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیا اگرچہ مختصر ہے لیکن آپ کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ اس میں حضور نے اخوت و برادری کی وہ زبردست تعلیم دی ہے جس پر عمل کر کے مسلمانوں نے بلند و بالا مقام حاصل کیا۔ اس خطبہ میں حضور کی دوسری تعلیم امن و آشتی کی ہے اور تیسری جس پر حضور نے اس خطبہ میں زور دیا ہے۔ وہ عورتوں کے حقوق و فرائض ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آپ نے اس وقت عورت کے حقوق کی نگہداشت کی جب دوسری قومیں عورت کے حقوق سے غافل تھیں۔

اس تقریر کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ فانی مرشد آباد نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بنگالی زبان میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے ٹیگور اور دیگر غیر مسلم احباب نے اسلام اور آنحضرت صلعم کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کو بیان کیا۔

ان کے بعد جناب چوپڑہ صاحب صدر جلسہ نے نہایت عمدہ الفاظ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صاحب صدر قریباً ہر تقریر کے بعد بہت عمدہ رنگ میں صدارتی ریمارک بھی دیتے رہے۔

بالآخر جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے صاحب صدر حاضرین کرام اور تقریر کرنے والے حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے ہمارے جلسہ کی رونق کو بڑھایا اور اس پر ۹½ بجے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

انتخابات کی مصروفیات کے پیش نظر ہمیں ڈر تھا۔ کہ ہمارے جلسہ کی حاضری زیادہ نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں مزید اضافہ یہ ہوا کہ انتخابات کی وجہ سے ہی ہمیں وقت پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت ہو گئی مگر کوشش کرنے پر اجازت مل گئی اور ہماری توقع سے بہت بڑھ کر احباب جلسہ میں تشریف لائے۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور ۵½ بجے شام سے کر رات کے ۹½ بجے تک حاضرین جن میں ہندو سکھ مسلم عیسائی سب شامل تھے ہمہ تن گوش ہو کر تقاریر کو سنتے رہے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور مستورات بھی کثرت سے شریک ہوئیں۔ مغربی بنگال کے انچارج مبلغ الحاج مولانا محمد سلیم صاحب حیدرآباد دکن کے دورہ پر تھے۔ اسلئے وہ اس جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔

محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے شب و روز محنت کی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

میں قارئین کرام سے درخواست کرونگا کہ وہ دعا کریں کہ اللہ پاک اس جلسہ کے بہترین ثمرات ہم کو دے اور آئندہ بھی جماعت کلکتہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماوے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

امتحان کتاب "منصب خلافت"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب منصب خلافت کا امتحان ماہ مئی میں منعقد ہو گا (تاریخ امتحان کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا) براہ مہربانی اپنی اپنی لجنات میں تحریک کریں۔ اور امتحان دینے والی بہنوں کے نام ارسال کریں۔ نیز اگر کسی بہن کو کتاب کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دیکر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی - ربوہ)

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم و محترم شیخ جلال الدین صاحب جو نہایت مخلص اور پرانے احمدی تھے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ بتاریخ ۱۱ مارچ ۵۷ء بروز پیر لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی رہائش احمدیہ بلڈنگس میں تھی۔ محکمہ ریلوے سے کمرشیل سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مری اور ایبٹ آباد میں ایگزیکٹو انجینئر بھی رہے۔ نہایت دیانتداری اور محنت سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ مرحوم بہت اوصاف کے مالک تھے۔ جب بھی کوئی ضرورتمند اپنے کسی کام کے لئے ان سے مدد کا طالب ہوتا۔ فوراً اس کی مدد کے لئے خود چل کر جاتے تھے۔ مدت سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ آخر ۱۱ مارچ کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کے تین لڑکے خدا تعالےٰ کے فضل سے برسر روزگار ہیں ان میں سے ایک کراچی میں اکاؤنٹس آفیسر ہیں۔ دوسرے محکمہ بجلی میں اسسٹنٹ انجینئر ہیں

تیسرے ہوائی جہازوں کے محکمہ میں ہیں احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو اللہ تعالےٰ جہاں دنیوی ترقیات بخشے۔ وہاں انہیں سلسلہ کے صحیح اور سچے خادم بھی بنائے اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنے والد مرحوم کے اوصاف اپنے اندر پیدا کریں۔ بلکہ ان اوصاف میں ترقی کریں۔